RULES AND REGULATIONS OF NASKH IN QURAN (EXCLUSIVE STUDY ON ALLAMA BADAR UD DIN AENI DESCRIPTIONS)

نسخ فی القرآن کے اصول و قواعد (علامہ بدرالدین عینی کی تصریحات کا خصوصی مطالعہ)

Usman Makki, Research Scholar, Dept. of Islamic Studies, Govt. College Universty, Faisalabad. makkiu72@gmail.com
Muhammad Hamid Raza, Assistant Professor, Dept. of Islamic Studies, Govt. College Universty, Faisalabad. drhamidraza@yahoo.com

ABSTRACT:
"Quran is the word of Allah Almighty due to which it is an everlasting miracle and unwatched source of guidance for human generations to come.Quran bears so many unique qualities & sciences. Human mind is required to try to know about the various aspects in order to develop proper understanding regarding the message of Quran. So far as the Quranic Sciences, Nasikh.o Mansookh is one of them & the following article addresses the topic in the light of Allama Badruddin Ayani's explanation & interpretation."

KEYWORDS: *Allah Almighty, Everlasting Miracle, Unwatched Source, Unique Qualities, Nasikh.o Mansookh, interpretation.*

دنیا میں رائج جتنے بھی قوانین ہیں وہ ارتقائی منازل طے کرکے کسی حدتک پہنچتے ہیں ۔ قوانین انسانی جس طرح ترتیب وتدریج کے مراحل طے کرتے ہیں ،اسی طرح احکام الٰہی صرف انسانوں کی فلاح و بہبود اور ان کے عملی مزاج کے پیش نظر تغیر پذیر ہوتے ہیں، کبھی ایک شرعی حکم کچھ عرصہ کے لیے معمول بہ رہتا ہے پھر اس کی جگہ ایک نیا شرعی حکم اسی زمانے میں جاری ہو جاتا ہے،یہی تبدیلی اور تغیر پذیری شریعت کی اصطلاح میں ''نسخ'' کہلاتی ہے یعنی متاخر حکم کے ذریعے سابقہ حکم کی تنسیخ ۔جو دو معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے اول ابطال وازالہ،اس صورت میں بدل یا قائم مقام سے پہلی چیز کو باطل اور زائل کردیا جاتا ہے۔

جیسے محاورہ ہے: ''نسخت الشمس الظل''[۱] (دھوپ نے سایہ مٹادیا) نسخ کا دوسرا مفہوم تبدیلی اور تحویل ہے جس میں کوئی بدل اور قائم مقام نہیں ہوتا، جیسے ''نسخت الریح الأثر''[۲] (ہوا نے نشان مٹادیا)

ناسخ، منسوخ اور محکم:

جو سابقہ حکم پابندی کے دائرے سے خارج کردیا جاتا ہے اسے ''منسوخ'' کہا جاتا ہے جبکہ متاخر اور جدید حکم جس پر سابقہ حکم کے مقابلے میں اب عمل کرنا ضروری ہوتا ہے ''ناسخ'' کہلاتا ہے،اور قرآن کا وہ حصہ جس میں نسخ واقع نہیں ہوا ''محکم'' کہلاتا ہے۔

''نسخ'' اصول تفسیر وفقہ کی ایک بنیادی اصطلاح ہے اور قدیم وجدید دور کے علمانے علوم القرآن کے ضمن میں اس حوالے سے خصوصی بحث کی ہے۔علمائے متقدمین میں ایک معروف نام علامہ بدرالدین عینیؒ کا ہے جو علوم القرآن والحدیث میں گہری مہارت اور بصیرت رکھتے تھے، حل مشکلات میں انہیں ید طولیٰ حاصل تھا۔یہ الگ بات ہے کہ تفسیر وفقہ اور تاریخ پر بھی علامہ عینی کی گراں قدر علمی وفنی کتب موجود ہیں مگر حدیث کی کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ان کا ایک عظیم شاہکار ہے۔بنیادی طور پر یہ کتاب شرح حدیث ہے پھر بھی اس میں مختلف مقامات پر علوم القرآن کی مختلف انواع سے متعلق مباحث پر بڑی تفصیل سے گفتگو موجود ہے۔اس طرح انہوں نے عمدۃ القاری میں متعدد مواقع پر نسخ فی القرآن کے حوالے سے بہت جاندار گفتگو کی ہے جن کی تفصیلات یہاں پیش کی جارہی ہیں۔

علم نسخ کی اہمیت:

ناسخ و منسوخ کا علم علوم القرآن میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے کہ جب تک کسی حکم کے متعلق یہ بات معلوم نہ ہو کہ یہ ناسخ ہے یا منسوخ؟ تب تک احکام پر عمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے کیوں کہ عمل کرنے والے کا وہ عمل مقبول نہ ہوا جو اس نے اپنی مرضی سے کیا اور جس میں خدا کی مرضی تھی اسے پورا نہ کیا، نسخ کا ثبوت خود قرآن مجید میں ہے: ''مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ''[۳] ''جس آیت کو بھی ہم منسوخ کریں گے یا اسے فراموش کروائیں گے تو اس سے بہتر یا اس جیسی آیت لے آئیں گے، کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

نسخ کے بنیادی اصول و قواعد:

علامہ عینی نے اپنی کتاب عمدۃ القاری میں مختلف آیات اور احادیث کے ذیل میں جہاں ناسخ و منسوخ کے بارے میں کلام کیا ہے وہاں انہوں نے نسخ کے ان اصول و قواعد کی طرف بھی اشارہ کیا ہے جو بہت اہم ہیں، ذیل میں ان قواعد کا ذکر کیا جاتا ہے:

اجماع ناسخ نہیں ہوتا:

نسخ ہمیشہ نص کے ذریعے سے ہوگا عقل اور اجماع سے نسخ کا اثبات نہیں ہوتا۔[۴] کیونکہ عقل، قیاس اور اجماع امور منصوصہ میں شریعت کے تابع ہیں، یہاں نہ عقل و قیاس کی ضرورت ہے اور نہ اجماع کی، ناسخ و منسوخ کا تعلق دلیل شرعی سے ہوتا ہے جبکہ اجماع اور قیاس کی ضرورت وہاں پڑتی ہے جہاں دلیل شرعی نہ ہو۔ علامہ عینی فرماتے ہیں یہ بات بجا ہے کہ اجماع کسی حکم کو منسوخ نہیں کر سکتا البتہ اجماع ناسخ کی نشاندہی کر دیتا ہے اور جب ناسخ ظاہر ہو جائے تو اس پر عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے۔[۵] جس کی مثال وہ اجماع ہے جو حضرت عمرؓ کے دور میں منعقد ہوا تھا جب یہ مسئلہ پیش آیا کہ اپنی اہلیہ سے مشغول شخص کو جب تک فراغت نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں، تو اس کا ناسخ موجود تھا لیکن یہ ظاہر اور عام نہیں تھا، اس کا علم صرف بعض صحابہ تک محدود تھا، جب صحابہ کا اجماع ہوا تو اس اجماع سے اس ناسخ کا اظہار ہو گیا، لہٰذا یہ ثابت ہو گیا کہ اجماع بذات خود ناسخ نہیں ہوتا بلکہ ناسخ کے وجود کو ظاہر کرنے والا ہوتا ہے، پھر حضرت عمرؓ نے اس ناسخ کے واضح ہو جانے کے بعد اعلان کر دیا کہ اب اگر کوئی شخص پہلے حکم پر عمل کرے گا تو اسے سخت سزا دی جائے گی۔[۶]

ناسخ منسوخ ایک دور کے ہوں:

ناسخ اور منسوخ دونوں ایک محل میں واقع ہوں یعنی اگر منسوخ حکم کا تعلق نماز سے ہو تو ناسخ کا تعلق بھی اسی سے ہونا چاہیے، جس دور میں منسوخ حکم پر عمل ہوتا رہا ناسخ کا وجود بھی اسی زمانہ میں ہونا چاہئے، اگر منسوخ کا محل اور ہے اور ناسخ کا محل دوسرا ہے تو اس صورت میں نسخ واقع نہیں ہوگا۔ ''النَّاسِخ والمنسوخ لَا بُد اَن يتواردا على مَحل وَاحِد''[۷]

ناسخ منسوخ سے موخر ہو:

نسخ کی ایک شرط یہ ہے کہ وہ منسوخ سے موخر ہو اس صورت میں وہ تبدیلی کا باعث بنے گا محض بیان اور وضاحت کا سبب نہیں ہوگا، کیونکہ اگر وہ حکم ایسا ہو کہ اس سے سابقہ حکم کی تشریح اور توضیح ثابت ہو تو اسے مجمل کا بیان اور تفسیر تو کہا جا سکتا ہے لیکن ناسخ سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔[۸]

نص سے زائد حکم:

جو بات نص سے زائد ہو جب وہ مستقل حکم ہو تو نسخ پر اس کا کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا اس لئے اسے نسخ بھی نہیں کہا جاتا ہے کیونکہ جو قطعی بنفسہ ہوتا ہے اس کی اپنی ایک حیثیت ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس پر عمل کیا جاتا ہے، اس لیے وہ نسخ کا فائدہ نہیں دے سکتا، نسخ کا اثر ہمیشہ تبدیلی اور تغیر کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ''وَشرط النّسخ اَن يكون مُتاَخِّرًا''[۹]

خبر واحد سے نص پر اضافہ ممنوع ہے:

خبر واحد سے نص پر اضافہ ناجائز ہے، اس لئے کہ ناسخ اور منسوخ دونوں کا قوت میں یکساں ہونا ضروری ہے اور خبر واحد نسخ کے مقابلے میں وہ درجہ نہیں رکھتی جو قرآن مجید کی آیت یا سنت متواترہ کا ہے۔ ''من اَخبار الْآحاد، فَلَا يجوز الزِّيَادَة بِهِ على النَّص''[۱۰]

نسخ صرف اوامر ونواہی پر ہوتا ہے:

علامہ عینی واضح کرتے ہیں کہ نسخ صرف امر اور نہی میں واقع ہوتا ہے خواہ وہ نہی خبر کی صورت میں ہو البتہ جو خبر طلب کے معنی میں نہ ہو وہ نسخ میں شامل نہیں وعد و وعید اسی کی قبیل سے ہے، ناسخ میں بھی سابقہ کسی شرعی حکم سے منع کیا جاتا ہے اس طرح نہی کا تعلق ناسخ سے ہوا۔[۱۱] علامہ عینی فرماتے ہیں کہ احکام شرعیہ میں جو خبر شارع کی طرف سے ہوگی اسے طلب پر محمول کیا جائے گا، جیسے آپ ﷺ نے عیدین کے موقع پر معذور خواتین کی شرکت کے بارے میں فرمایا: ''يَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ، اَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ، وَالْحُيَّضُ، وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ، وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى''[۱۲]

یہاں ''يَخْرُجُ'' امر نہیں بلکہ خبر ہے لیکن یہ شارع کا قول ہے اس لیے اس خبر کو طلب پر محمول کیا جائے گا تو مطلب ہوگا کہ عورتیں اس دن نکلیں اور عیدین میں حاضر ہوں۔[۱۳]

اخبار و قصص میں نسخ نہیں ہوتا:

اخبار و قصص میں نسخ واقع نہیں ہوگا جبکہ تخصیص اخبار آحاد وغیرہ میں ہوتی ہے۔[۱۴] اس کی وضاحت میں علامہ عینی فرماتے ہیں کہ خبر واحد درجہ میں سنت متواترہ سے کم ہوتی ہے اس لیے وہ کسی حکم کی وضاحت تو کر سکتی ہے لیکن اس کے ذریعے نہ نسخ پر اضافہ ہو سکتا ہے اور نہ کوئی حکم منسوخ ہو سکتا ہے۔[۱۵]

ناسخ و منسوخ احکام کے مقامات:

ناسخ احکام زیادہ تر مدینہ میں نازل ہوئے اور منسوخ احکام اکثر و بیشتر مکہ کے ہیں۔ مکہ کا تیرہ سالہ دور نبوت شرک کی تردید اور توحید کی تعلیم اور عقائد کی اصلاح پر مشتمل تھا جس میں احکام بہت کم تھے اور نسخ کا تعلق احکام سے ہوتا ہے اور زیادہ تر احکام مدینہ منورہ میں نازل ہوئے اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ناسخ احکام کا تعلق مدینہ منورہ سے ہے اور منسوخ احکام کا تعلق مکہ سے ہے نیز ناسخ ہمیشہ منسوخ سے موخر ہوتا ہے اور مدینہ منورہ مکہ سے موخر ہے۔[۱۶]

نسخ کے لئے ناسخ و منسوخ کا فرض ہونا ضروری ہے:

ناسخ اور منسوخ دونوں فرض ہوں، نسخ ثابت ہو چکنے کے بعد منسوخ حکم کو بجالانا جائز نہیں ہے۔[۱۷] قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنا

فرض ہے جبکہ بیت المقدس کی طرف رخ کرکے جو نمازیں پڑھیں گئیں ان میں بھی بیت المقدس کی طرف رخ کرنا فرض تھا لہٰذا ناسخ یعنی کعبہ کی طرف رخ کرنا اور منسوخ یعنی استقبال بیت المقدس دونوں فرض ہیں اس لیے ناسخ اور منسوخ دونوں کا فرض ہونا ثابت ہوا۔ منسوخ حکم کو ناسخ کے بعد بجالانا جائز نہیں کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجالاتا ہے جب اسے نسخ کا علم ہوگیا اور پھر بھی وہ منسوخ پر عامل رہا تو جس طرح اسے پہلے منسوخ حکم کا علم ہوا جس پر وہ کاربند تھا انہی ذرائع سے اسے ناسخ کا پتا چلا ہے تو یہ اس کی اپنے نفس کی پیروی ہے شریعت کا اتباع نہیں ،اسی بناء پر منسوخ حکم پر عمل کرنا جائز نہیں۔علامہ عینی فرماتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں یہ حکم تھا کہ کتا جب کسی برتن میں منہ ڈال لے اسے سات مرتبہ پانی اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے دھویا جائے،جب لوگوں کے دلوں میں کتوں سے نفرت جاگزیں ہوگئ تو یہ حکم اٹھالیا گیا اور اب تین بار دھونے کو مشروع قرار دیا گیا،چنانچہ اب کوئی بھی سات بار دھونے کے حکم پر عمل نہیں کرتا۔[۱۸]

ناسخ و منسوخ کے حکم میں تضاد ہونا ضروری ہے:

ناسخ اور منسوخ حکم میں متضاد اور متناقض ہوں تو دونوں پر عمل ممکن نہیں ہوتا کیونکہ ناسخ کا حکم اور ہوتا ہے اور منسوخ کا حکم دوسرا ہوتا ہے جب حکم کی نوعیت بدل گئی تو متناقض اور تضاد ثابت ہوگیا۔[۱۹] علامہ عینی اس کی مزید توضیح یوں کرتے ہیں کہ نسخ کی شرط حکم کا معارضہ ہے یعنی ناسخ اور منسوخ کے درمیان حکم معارضہ کی زد میں رہتا ہے یعنی ناسخ کا مطلوب اور ہوتا ہے اور منسوخ کا مقصود کچھ اور ہوتا ہے اس لئے وہ حکم دونوں کے درمیان اعراض کا شکار رہتا ہے۔

"بِأنَّ شرط نسخ الحكم الْمُعَارضَة"[۲۰] تضاد اور تناقض سے اشیا کی وضاحت ہوتی ہے،یعنی جب منسوخ کا ذکر ہوگا تو اس سے ناسخ کا پتا چلے گا یا جب ناسخ کا ذکر کیا جائے گا تو اس کے منسوخ کا علم بھی ہو جائے گا کیونکہ ناسخ اور منسوخ ایک دوسرے کی ضد ہیں اور دو متضاد چیزیں آن واحد میں جمع نہیں ہو سکتیں۔[۲۱]

منسوخ حکم شرعاً ثابت ہو نہ کہ عادتاً:

منسوخ حکم شرعاً ثابت ہو،عادت اور عرف میں رائج نہ ہو،اگر ایسا ہوا تو اس حکم کو ختم کرنا نسخ نہیں بلکہ نئی شریعت کا آغاز ہوگا۔[۲۲] جیسے حضرت آدمؑ کی اولاد میں پہلے بطن سے پیدا ہونے والے بھائی کی شادی دوسرے بطن سے پیدا ہونے والے بہن سے مشروع تھی تو یہ عادت اور عرف تھا تو اسے نسخ نہیں کہا جائے گا بلکہ اس کے برخلاف بہن سے نکاح نہ کرنا نئی شریعت کا آغاز ہے کیونکہ وہ شریعت کا حکم نہیں تھا بلکہ ضرورت کے تحت تھا۔[۲۳]

ناسخ کا حکم منقولِ شرعی ہو:

ناسخ کا حکم شرعاً منقول ہونا ایسے ہی ثابت ہو جیسے منسوخ کا ثبوت تھا لہٰذا جو حکم شرعی نقل کے ساتھ ثابت نہ ہو وہ شرعاً منقول حکم کے لئے ناسخ نہیں ہوگا اس بنا پر کسی شرعی منقول حکم کو اجماع اور قیاس سے منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔[۲۴] مثلاً آپ ﷺ نے خواتین کو مسجد جانے کی اجازت دی تھی بعد کے ادوار میں معاشرتی اور تہذیبی تغیر نے عورتوں کا مساجد میں آنا روک دیا لیکن اس شرعی اجازت کو نہ اجماع نے ختم کیا ہے نہ قیاس نے ،یعنی اب بھی اگر کسی جگہ ایسے صلحا اور شرفا پائے جاتے ہوں جہاں کا ماحول شرور اور فتن سے پاک ہو تو وہاں خواتین کو بدستور مساجد آنے کی اجازت ہے،اس لیے یہ حکم اجماع اور قیاس سے منسوخ نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ علامہ عینی نے تصریح کی

ہے کہ خواتین اور بچوں کا نماز باجماعت میں شریک ہونا مستحب ہے۔[۲۵] لہٰذا اگر صحابہ کرام میں سے چند افراد نے بھی ممانعت کی حدیث سنی ہوتی تو یہ حکم اسی طرح منسوخ ہو جاتا جیسا عدم وجوب غسل کا حکم منسوخ ہو گیا تھا اور یہاں ایک صحابی کی روایت بھی نہیں ہے جس سے اس حکم کے خلاف دوسرے حکم کا پتہ چل سکے، نیز صحابہ کرام نے اپنے دور میں جسے خیر القرون کہا جاتا ہے اگرچہ بعض نامناسب امور کو دیکھ کر خواتین کو مساجد جانے سے روکنا چاہا لیکن اس پر صحابہ کرام کا کوئی اجماع ثابت نہیں ،اس لیے معلوم ہوا کہ سابقہ شرعی حکم کے نسخ کے لئے نیا شرعی حکم ہونا ضروری ہے، محض اجماع اور قیاس وغیرہ سے اسے منسوخ قرار نہیں دے سکتے۔

ناسخ و منسوخ کا ثبوت ایک جیسے یا قوی ذریعے سے ہو:

جس ذریعے سے ناسخ کا ثبوت ہوا ہے منسوخ کا ثبوت بھی اسی جیسے ذریعے یا اس سے قوی سبب سے ہو۔[۲۶] اس بناپر خبر واحد سے قرآن کے کسی حکم کو منسوخ نہیں کیا جاسکتا جبکہ سنت متواترہ سے قرآن کا نسخ جائز ہے کیونکہ قرآن کا ثبوت تواتر سے ہے اسی طرح سنت متواترہ بذریعہ تواتر ثابت ہے، یہاں جس طریقے سے منسوخ ثابت ہے اسی سے ناسخ کا ثبوت ہے البتہ جس ذریعہ سے منسوخ ثابت ہوا اگر ناسخ اس سے کمزور طریقے سے ثابت ہو تو وہ اس کے لیے ناسخ نہیں ہوگا جیسے خبر واحد جو قوت میں سنت متواترہ سے کمزور ہے اس کی وجہ سے نسخ ثابت نہیں ہوگا، چنانچہ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ جمہور، امام مالک اور ابو حنیفہ نے سنت متواترہ سے نسخ کتاب اللہ کو جائز قرار دیا ہے۔[۲۷]

کبھی ناسخ عام ہوتا ہے اور منسوخ مخصوص:

بعض دفعہ ناسخ عام ہوگا اور منسوخ مخصوص ہوگا جیسا کہ آیت میراث ہے جو آیت وصیت کے لیے ناسخ ہے، البتہ جو لوگ میت کے وارث ہیں ان کے حق میں وصیت منسوخ ہے کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''إِنَّ اللَّهَ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ''[۲۸] ''اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کا حق مقرر کر دیا ہے اس لیے وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں'' اور جو لوگ وارث نہیں ان کے لیے وصیت ثابت ہے، جس سے یہ اصول نکلتا ہے کہ بعض دفعہ ناسخ عام ہوتا ہے اور اس کا منسوخ مخصوص ہوتا ہے۔[۲۹]

ناسخ اور منسوخ کی علامتیں:

ناسخ حکم ہمیشہ منسوخ سے موخر ہوتا ہے جس کا اندازہ تاریخ سے لگایا جاتا ہے یعنی پہلا حکم کس دور کا تھا اور دوسرا حکم کس زمانے کا، اسی طرح چند اور قرائن یا علامات ایسی ہیں جن کے ذریعے ناسخ و منسوخ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

ناسخ و منسوخ کا تعین بذریعہ تاریخ:

تاریخ کے ذریعے ناسخ و منسوخ کی پہچان ہوتی ہے، اگر تاریخ معلوم ہوگی تو موخر حکم کو ناسخ قرار دیا جائے گا۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ نسخ تک رسائی جن امور کے ذریعے ممکن ہے ان میں سے تاریخ بھی ہے۔[۳۰] جب دو نصوص آپس میں متعارض ہوں مثلاً ایک میں ممانعت ہو اور دوسرے میں اباحت ہو تو اس تعارض کو تاریخ کے ذریعے ختم کیا جاسکتا ہے کہ جس نص میں ممانعت کا حکم ہو اور وہ اباحت والے حکم سے متاخر ہو تو اس صورت میں ممانعت والے حکم پر عمل کرنا بہتر اور اولیٰ ہے۔[۳۱]

نسخ کا تعین بذریعہ اجماع صحابہ:

اجماع بھی ناسخ و منسوخ کی پہچان کا ایک ذریعہ ہے۔ مثلاً ابتدائے اسلام میں مشغول آدمی کو جب تک فراغت نہ ہوتی تب تک اس

پر غسل واجب نہیں ہوتا تھا، جیسا کہ علامہ عینی نے ذکر کیا ہے جس کی وضاحت ما قبل میں ہو چکی ہے کہ اجماع بذات خود ناسخ نہیں بلکہ ناسخ کی پہچان کا ذریعہ ہے۔[۳۲]

ناسخ اور منسوخ کی کیفیات:

ناسخ کسی حکم شرعی کو زائل اور ختم کرنے والا ہوتا ہے جبکہ منسوخ وہ حکم ہوتا ہے جس کے وجود کو اٹھالیا جائے اور اس کا حکم اور اس پر عمل کرنا متروک ہو جائے، ناسخ و منسوخ کئی مراحل سے گزر کر ایک آخری حد تک کس طرح پہنچتے اور ان کی ارتقائی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ ذیل میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے:

الفاظ اور حکم کا نسخ:

الفاظ اور حکم دونوں کا منسوخ ہو جانا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک آیت یا ایک سورت پڑھائی جو میں نے یاد کر لی اور اپنے مصحف میں لکھ بھی لی تھی، جب رات ہوئی جو مجھے یاد تھا اسے میں نے پڑھنا چاہا لیکن مجھے کچھ یاد نہ آیا، صبح میں نے اپنے مصحف میں دیکھا تو جہاں وہ آیت لکھی تھی وہ کورے کا کورا خالی پڑا ہے، میں سراسیمگی کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، جب آپ ﷺ کو یہ بات بتلائی تو آپ ﷺ فرمانے لگے: ابن مسعود! یہ آیت گذشتہ رات اٹھالی گئی ہے۔[۳۳]

مثال میں علامہ عینی یہ آیت نقل کرتے ہیں: "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ"[۳۴] علامہ عینی فرماتے ہیں کہ اس آیت کے آخر میں جو الفاظ تھے وہ یہ ہیں کہ "ورهطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِين" جو کہ یا تو عشیرہ کی تفسیر ہے یا یہ شاذ قراءت ہے جسے راوی نے نقل کر دیا۔ اسماعیلی فرماتے ہیں کہ: حضرت ابن عباسؓ نے یہ آیت اسی طرح تلاوت فرمائی تھی۔ امام نووی تحریر فرماتے ہیں کہ: حضرت ابن عباسؓ کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پہلے قرآن کی آیت تھی پھر اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔[۳۵] آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا، لَابْتَغَى إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ"[۳۶] علامہ عینی اس کی تشریح میں مختلف اقوال نقل کرتے ہیں کہ: اسماعیلی کی روایت ہے کہ ہم اس روایت کو قرآن سمجھتے تھے یہاں تک کہ سورۃ التکاثر نازل ہو گئی۔ ان کا مقصود یہ ہے کہ جب یہ سورت نازل ہو گئی جو اس حدیث کے مفہوم اور مطلب کے مطابق ہے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلاوت منسوخ ہونے کے بارے میں بتادیا اور اس کے مفہوم پر اکتفا کرنے کا حکم دیا۔ ایک قول یہ ہے کہ ہم اس حدیث کو قرآن سمجھتے تھے یہاں تک مذکورہ سورت جو اس کے معنی و مفہوم میں ہے نازل ہو گئی، جب دونوں میں موازنہ کیا گیا تو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتادیا کہ یہ قرآن نہیں ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ پہلے قرآن کا حصہ تھا پھر اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔[۳۷] اسی طرح منسوخ التلاوہ کی ایک اور مثال علامہ عینی پیش کرتے ہیں: "لَا ترغبوا عَن آبائكم فَإِنَّهُ كفر بكم"[۳۸] "اپنے آباؤ اجداد کی طرف نسبت کرنے کی بجائے غیروں کی طرف نسبت کرنا ناشکری اور حق تلفی ہے۔" علامہ عینی فرماتے ہیں کہ یہ بھی انہی آیات میں سے ہے جن کا حکم باقی ہے البتہ تلاوت منسوخ ہو گئی ہے۔[۳۹]

الفاظ منسوخ حکم باقی:

جس کی تحریر اور خط اٹھالیا جائے البتہ حکم باقی رہے جیسے آیت رجم ہے: "جب بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت زنا کا ارتکاب کریں تو

دونوں کو سنگسار کردو، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے عذاب ہے۔"(۴۰)

حکم منسوخ الفاظ باقی:

جس کا حکم تو منسوخ ہو جائے مگر آیت کے الفاظ باقی ہوں، جیسے رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم جس پر صرف حضرت علیؓ نے عمل کیا تھا اور یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا تھا۔(۴۱)

رکن حکم کبھی منسوخ نہیں ہوتا:

جو حکم رکن کی حیثیت رکھتا ہو وہ منسوخ نہیں ہوتا جس کی مثال علامہ عینی یہ دیتے ہیں کہ تہجد کی نماز کا قیام پہلے واجب تھا پھر وہ منسوخ ہو گیا تو اب قیام اللیل جو رکن ہے نفل ہو جانے کے بعد بھی برقرار ہے صرف اس کا واجب ہونا ختم کر دیا گیا ہے۔"مَا شرع رکنا لم یصر مَنْسُوخا، وَإِنَّمَا نسخ وجوب قیام اللَّیْل دون فرض الصَّلَاة وشرائطها وَسَائِر اَحْکَامهَا"(۴۲)

ناسخ اور منسوخ میں امتیاز:

ناسخ اور منسوخ میں فرق یہ ہے کہ منسوخ آیت کو بالاتفاق تسلیم کیا جاتا ہے البتہ اس کے ناسخ میں اختلاف باقی رہتا ہے، علامہ عینی ایک آیت نقل کرتے ہیں کہ مسلمان کو قصداً قتل کرنے والے مسلمان کی سزا جہنم ہے۔(۴۳)

اس سلسلے میں علامہ عینی سعید ابن جبیرؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا آیت میں اس بات کا اختلاف ہو گیا تو میں حضرت ابن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس آیت کے بارے میں آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ: یہ قرآن کی وہ آیت ہے جو احکام میں سے سب سے آخر میں نازل ہوئی، اسے منسوخ کرنے والی کوئی آیت نہیں۔(۴۴)

علامہ عینی اس مسئلے کے بارے میں ایک اور روایت نقل کرتے ہیں کہ سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ: ہم لوگ ابن عباسؓ کے پاس تھے جب آپ نابینا ہو چکے تھے، اتنے میں ایک شخص آپ کو پکار کر کہنے لگا کہ عبداللہ ابن عباسؓ! اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کر دے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس کی سزا تو جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور لعنت ہے اور اس کے لیے اللہ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اس پر وہ شخص کہنے لگا کہ اگر وہ توبہ کر کے عمل صالح شروع کر کے ہدایت یافتہ ہو جائے تو تب آپ کیا فرماتے ہیں؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: کہ اسے اس کی ماں روئے! اس کے لیے توبہ اور ہدایت کا کہاں موقعہ؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرمارہے تھے: کہ "مومن کو قصداً قتل کرنے والے کی ماں اس پر روئے، قیامت میں اس کا مقتول اس طرح آئے گا کہ اس کے دائیں یا بائیں ہاتھ میں اس کا اپنا سر ہو گا جس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہو گا، اللہ کے عرش کے پاس دوسرے ہاتھ میں اس نے اپنے قاتل کو پکڑا ہو گا اور وہ اللہ سے کہہ رہا ہو گا کہ اس سے پوچھ اس نے مجھے کس جرم میں قتل کیا؟" اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں عبداللہ کی جان ہے یہ آیت نازل ہو گئی تو آپ ﷺ کی وفات تک اس کی ناسخ کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اور نہ کوئی اور دلیل ظاہر ہوئی۔(۴۵)

اسے نقل کرنے کے بعد علامہ عینی فرماتے ہیں کہ قاتل کی توبہ درست ہونے کے بارے میں مسلمانوں کا اجماع ہے اور اس کی توبہ کیسے صحیح نہ ہو جبکہ کافر اور مرتد کی توبہ قبول ہے اور جو کسی مسلمان کو قصداً قتل کر دے اور پھر اسلام کی طرف رجوع کر لے اس کی توبہ

کیسے درست نہیں؟[46] حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول ﷺ ان لوگوں کے بارے میں بالکل شک نہیں کرتے تھے کہ یہ لوگ جہنمی ہیں: مومن کو قتل کرنے والے، یتیم کا مال کھانے والے، جھوٹی گواہی دینے والے اور قطع رحمی کرنے والے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہو گئی اور ہم لوگ انہیں جہنمی کہنے سے باز آگئے۔[47]

"إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ"[48] "بے شک اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کرنے کے گناہ کو معاف نہیں کرتا اور اس کے علاوہ جس کے لیے جو چاہے گا معاف کردے گا۔"

لہٰذا ناسخ کے بارے میں اختلاف واقع ہو گیا، حضرت ابن عباسؓ کے قول کے مطابق مومن کا قاتل دائمی جہنمی ہے اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا ناسخ سورۃ النساء کی مذکورہ بالا آیت ہے جس میں مشرک کی مغفرت نہ ہونے کا ثبوت ہے اور شرک کے علاوہ دوسرے گناہوں کی معافی کا اظہار ہے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ جن صحابہ کرام نے قتل عمد کے بارے میں قاتل کے دائمی جہنمی ہونے کا فتویٰ دیا تھا تو وہ حضرات مسلمان کے قتل کو جرم عظیم سمجھتے تھے۔

ناسخ کی اقسام بدرجہ عمل:

علامہ عینی نے ناسخ کی چار قسمیں ذکر ہیں:

۱۔ کتاب اللہ کا نسخ کتاب اللہ سے جائز ہے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا"[49] "ہم جو آیت بھی منسوخ کرتے ہیں یا اسے فراموش کرادیتے ہیں تو اس کی جگہ اس سے بہتر یا اس جیسی آیت لے آتے ہیں۔"

۲۔ کتاب اللہ کے ذریعے سنت کا منسوخ ہو جانا، اس کا حکم بھی جائز ہے جیسے آپ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تھا۔[50] جو بعد میں درج ذیل آیت سے منسوخ ہو گیا۔ "شَهْرُ رَمَضَانَ"[51]

اسی طرح روایت ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی: "إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ"[52] "اگر آپ مشرکین کے ستر بار بھی استغفار طلب کے تو پھر بھی اللہ ہر گز ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔" آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کی قسم میں ستر سے زیادہ بار مغفرت طلب کروں گا۔[53] جس پر درج ذیل آیت ناسخ بن کر نازل ہوئی:

"سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ"[54] "ان کے لیے برابر ہے کہ آپ ان کے لئے مغفرت طلب کریں یا نہ کریں۔"

۳۔ سنت کا سنت کے ذریعے منسوخ ہونا بھی جائز ہے، جیسے پہلے آپ ﷺ نے زیارت قبور سے منع فرمادیا تھا بعد میں یہ حکم آپ ﷺ کے اس ارشاد سے منسوخ ہو گیا کہ بے شک میں نے قبروں کی زیارت کرنے سے روک دیا تھا تو سن لو! اب ان قبروں کی زیارت کرلیا کرو۔[55]

۴۔ کتاب اللہ کا حکم سنت کے ذریعے منسوخ ہونا، اس میں اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے جبکہ امام شافعیؒ کے نزدیک ناجائز ہے۔[56]

حکم کا وصف منسوخ کر دیا جائے اور نسخ کی یہ صورت نص پر اضافے کی طرح ہے، جو احناف کے نزدیک نسخ کہلاتا ہے جبکہ امام شافعی کے ہاں وہ عام کو خاص کرنے کے درجہ میں ہے ،اسی بنا پر انہوں نے خاص کو عام کرنا قیاس اور خبر واحد سے جائز قرار دیا ہے۔اس عبارت میں علامہ عینی نے نسخ الکتاب بالسنۃ میں کچھ اختلافی مسئلے کی طرف اشارہ کر دیا ہے جس کی بنیاد پر احناف اور شوافع کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔اصل میں علامہ عینی نسخ کی بحث کرتے ہوئے ایک بنیادی اصول بیان کرنا چاہتے ہیں کہ ایک ذات کا نسخ ہوتا ہے اور ایک وصف کا نسخ،ذات کا نسخ یہ ہے پورا حکم ختم کر دیا جائے اور وصف کے نسخ سے مراد یہ ہے کہ حکم تو باقی رہے البتہ حکم کا وصف اٹھالیا جائے،جس سے امام شافعیؒ کے اس اصول پر روشنی پڑتی ہے کہ جہاں کہیں بھی قرآن مجید کی کسی آیت کی تخصیص ہوئی ہے جو اس کا عمومی حکم تھا تو اسے نسخ کی بجائے تخصیص کہا جائے گا۔(۵۷)

ذات اور وصف کی مثال علامہ عینی یہ دیتے ہیں کہ نماز تہجد پہلے واجب تھی پھر اس کا وجوب ختم کرکے اسے نفل بنادیا گیا جہاں رکن کی ذات میں نسخ واقع نہیں ہوا یعنی نماز تہجد کو بالکل ختم نہیں کر دیا گیا بلکہ صفت یعنی وجوب کو منسوخ کرکے اس کی جگہ استحباب اور نفل کی صفت کو برقرار رکھا ہے۔(۵۸)

سب سے پہلے نازل ہونے والا ناسخ حکم:

علامہ عینی نے اپنی کتاب عمدۃ القاری میں ناسخ ومنسوخ کی بحث کے دوران اس بات کا ذکر بھی کیا ہے کہ ناسخ ومنسوخ کے حوالے سے سب سے اولین آیت کونسی ہے؟ چنانچہ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ اسلام میں پہلا ناسخ حکم تحویل قبلہ کا ہے جیساکہ حضرت ابن عباسؓ نے اس کی صراحت کی ہے،اس طرح علامہ عینی نے پہلے ناسخ حکم کی نشاندہی کر دی کہ یہ ناسخ ومنسوخ میں سے پہلا ناسخ ہے۔(۵۹)

علامہ عینی نے نسخ فی القرآن سے متعلق اصول و قواعد کو متقدمین آئمہ ومفسرین کی آراء کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کئے ہیں جن سے ناسخ ومنسوخ کی پہچان ہوتی ہے بلکہ ان اصول وضوابط کی بناء پر قرآنی آیات کی تفسیر وتوضیح بھی سہل انداز میں سمجھی جاسکتی ہے۔ناسخ ومنسوخ کی پہچان کی علامات میں تاریخ کو مد نظر رکھنا اور اجماع صحابہ کا ہونا بھی علامہ عینی نے بیان کیا ہے۔مزید براں علامہ عینی نسخ فی القرآن کی اقسام اور ناسخ اور منسوخ کے امتیاز اور کیفیات بھی بیان کرتے ہیں جن سے ناسخ ومنسوخ کے موضوع کی افادیت اہل علم کے ہاں عیاں ہوتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ السدوسی، ابوالخطاب قتادۃ بن دعامۃ،الناسخ والمنسوخ: ۶/۱، تحقیق، حاتم صالح، بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۸ھ ,الاصفہانی، امام راغب، ابو القاسم الحسین بن محمد،المفردات في غریب القرآن: ۸۰۱، تحقیق، صفوان عدنان الداودی، دمشق: دار القلم، ۱۴۱۲ھ , ابن جوزی، جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی، نواسخ القرآن: ۱/۱۲۷، تحقیق، محمد اشرف علی الملیباری، المدینۃ المنورۃ: عمادۃ البحث العلمی، ۱۴۲۳ھ

۲۔ السخاوی، علم الدین ،ابو الحسن علی بن محمد ،جمال القراء وكمال الإقراء: ۳۳۵، تحقیق، مروان العطیّۃ، محسن خرابۃ، بیروت: دار المامون، ۱۴۱۸ھ , الفیروزآبادی، مجد الدین ،ابو طاہر محمد بن یعقوب،بصائر ذوي التمييز في لطائف الكتاب العزيز: ۱/۱۲۱، تحقیق، محمد علی النجار، القاہرۃ: لجنتہ احیاء التراث الاسلامی، ۱۴۱۶ھ

۳۔ البقرۃ: ۱۰۶

۴۔ زین الدین، عبد الرؤوف بن تاج العارفین، التوقیف علی مهمات التعاریف: ۳۲۴/۱، القاہرۃ: عالم الکتب، ۱۴۱۰ھ
۵۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۷۹/۱۰
۶۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۲۴۹/۳
۷۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۲۴۴/۱۳
۸۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۲۴۴/۱۳
۹۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۲۴۵/۱۳
۱۰۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۲۴۵/۱۳
۱۱۔ السدوسی، ابو الخطاب قتادۃ بن دعامۃ، الناسخ والمنسوخ: ۶/۱
۱۲۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، الجامع الصحیح: ۳۲۴، کِتَابُ الحَیْض، بَابُ شُهُودِ الحَائِضِ العِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ المُسْلِمِينَ، وَيَعْتَزِلْنَ المُصَلَّى
۱۳۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۳۰۴/۳
۱۴۔ السدوسی، ابو الخطاب قتادۃ بن دعامۃ، الناسخ والمنسوخ: ۸/۱
۱۵۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۲۴۵/۱۳
۱۶۔ المقری، ابو القاسم ہبۃ اللہ بن سلامۃ، الناسخ والمنسوخ: ۳۰/۱، تحقیق، زہیر الشاویش, محمد کنعان، بیروت: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ
۱۷۔ المقدسی، مرعی بن یوسف، قلائد المرجان في بیان الناسخ والمنسوخ في القراٰن: ۳۰/۱، تحقیق، سامی عطا حسن، الکویت: دار القرآن الکریم، سن ندارد
۱۸۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۴۲/۳
۱۹۔ ابن الجوزی، جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی، المصفی باٗکف اٗهل الرسوخ من علم الناسخ والمنسوخ: ۱۲/۱۔۱۳، تحقیق، حاتم صالح الضامن، بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۸ھ
۲۰۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۴۷/۲۳
۲۱۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۷۹/۱۶
۲۲۔ ابن الجوزی، جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی، المصفی باٗکف اٗهل الرسوخ من علم الناسخ والمنسوخ: ۱۲/۱، ۱۳
۲۳۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۱۶/۱
عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۲۴۶/۱
۲۴۔ ابن الجوزی، جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی، المصفی باٗکف اٗهل الرسوخ من علم الناسخ والمنسوخ: ۱۲/۱، ۱۳
۲۵۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۶۹/۵
بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، الجامع الصحیح: ۸۶۹، کِتَابُ الاٗذَان، بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى المَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالغَلَسِ ,

عینی، محمود بن احمد، علامہ بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۱۵۸/۶

۲۶۔ ابن الجوزی، جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی، المصفی باکف اھل الرسوخ من علم الناسخ والمنسوخ: ۱۲/۱، ۱۳

۲۷۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۲۴۷/۱

۲۸۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی: ۲۱۲۱، أَبْوَابُ الْوَصَايَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ, ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان، الکتاب المصنف فی الأحادیث والآثار: ۲۰۸/۶، رقم الحدیث ۳۰۷۱۶, موصلی، ابو یعلی احمد بن علی، مسند أبي یعلی: ۸۷/۳، رقم الحدیث ۱۵۰۸

البغوی، محیی السنۃ، ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء الشافعی، شرح السنۃ: ۲۸۹/۵

۲۹۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۲۷/۱۴

۳۰۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۱۱۴/۴

۳۱۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۱۳۹/۴

عینی، محمود بن احمد، علامہ بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۷۵/۲

۳۲۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان، الکتاب المصنف فی الأحادیث والآثار: ۸۵/۱، رقم الحدیث ۹۴۷ ,

عینی، محمود بن احمد، علامہ بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۲۴۹/۳

۳۳۔ المقری، ابو القاسم ہبۃ اللہ بن سلامۃ، الناسخ والمنسوخ: ۲۱/۱

۳۴۔ الشعراء: ۲۱۴

۳۵۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۷/۲۰

۳۶۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی: ۳۸۹۸، أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ فَضْلِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۷۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۴۷/۲۳

۳۸۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۹/۲۴

۳۹۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۹/۲۴

۴۰۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۲۴۴/۱۳

۴۱۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر الدمشقی، تفسیر القرآن العظیم: ۵۱/۸، تحقیق، سامی بن محمد سلامۃ بیروت: دار طیبۃ، ۱۴۲۰ھ

۴۲۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ، بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۱۱/۶

۴۳۔ النساء: ۹۳

۴۴۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح: ۴۵۹۰، كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ، بَابُ {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ}،

۴۵۔ ابو محمد عبد الحمید بن حمید بن نصر الکسّی، المنتخب من مسند عبد بن حمید: ۲۲۷، ۶۸۰ تحقیق، صبحی البدری السامرائی ، محمود محمد خلیل الصعیدی، القاہرۃ: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ

۴۶۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین عینی، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۱۸/ ۱۸۳، ۱۸۲

۴۷۔ اللالکائی، ابو القاسم ہبۃ اللہ بن الحسن ،شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ: ۶/ ۱۱۲۳، رقم الحدیث ۱۹۵۴، تحقیق، احمد بن سعد بن حمدان الغامدی، السعودیۃ: دار طیبۃ، ۱۴۲۳ھ , عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین عینی، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۱۸/ ۱۸۳

۴۸۔ النساء: ۴۸

۴۹۔ البقرۃ: ۱۰۶

۵۰۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین عینی، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۱/ ۴۹۸

۵۱۔ البقرۃ: ۱۸۵

۵۲۔ التوبۃ: ۸۰

۵۳۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین عینی، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۱۸/ ۲۷۲

۵۴۔ المنافقون: ۶

۵۵۔ ابو داوٗد سلیمان بن الاشعث، سنن ابي داود: ۳۲۳۵، كِتَاب الْجَنَائِزِ، بَابٌ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

۵۶۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۱۳/ ۲۴۴

۵۷۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۱۳/ ۲۴۴

۵۸۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۶/ ۱۱

۵۹۔ عینی، محمود بن احمد، علامہ بدرالدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری: ۱۸/ ۹۸

References

1. Alsadosi, Abu al Khatab Qatadah Bin Daamah: 1/6, Tehqeeq: Hatim Salih, Berut: Mossa Tul Risalah, 1418 AH, Al-Asfahani, Imam Ragihb, Abul al Qasim al Hussain Bin Muhammad, Almufardat Fi Ghareeb ul Quran: 801, Tehqeeq: Sufwan Adnan Al Dawoodi, Damishq: Dara ul Qalam, 1412 AH, Ibn Jauzi, Jamal ud Din Abu al Farj Abdul Rehman Bin Ali, Nawasikh Al Quran: 1/127, Tehqeeq: Muhammad Ashraf Ali al Malibari, Al Madina tul Munawara, Imad ul Bahas al Ilmi, 1423 AH
2. Al-Sakhawi, Ilm ud Din, Abu al Hasan Ali bin Muhammad, Jamal ul Qara wa Kamal ul Iqra: 335, Tehqeeq: Marwan Alatiyah, Mohsin Khrabah, Berut: Dur ul Mamon, 1418 AH
   Al Feroz Abadi, Majadudin, Abu Tahir Muhammad Bin Yaqoob, Basair Zawai ul Tameez Fi Lataif ul Kitab ul Aziz: 1/121, Tehqeeq: Muhammad Ali al Najar, Al-Qahirah: Lijantul Ahya al Taras ul Islami, 1416 AH
3. Albaqarah: 106
4. Zain ud Din, Abdul Rauf bin Taj ul Aarfeen, Al Tauqeef Ala Mahmat ul Tareef: 1/324, Al-Qahirah: Aalam ul Kitab, 1410 AH
5. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 10/79

6. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 3/249
7. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 13/244
8. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 13/244
9. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 13/245
10. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 13/245
11. Alsadosi, Abu al Khatab Qatadah Bin Daamah: 1/6
12. Bukhari, Muhammad Bin Ismael, Abu Abdullah, Aljamia al Sahih: 324, Kitab ul Haiz, Bab Shahood ul Haiz al Eiden wa Dawat ul Muslameen, Wa Yatazilan al Musalli
13. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 3/304
14. Alsadosi, Abu al Khatab Qatadah Bin Daamah: 1/8
15. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 13/245
16. Al Maqri, Abu al Qasim Hibatullah Bin Salamah, Al Nasikh Wal Mansookh: 1/30, Tehqeeq: Zaheer al Shawesh, Muhammad Kanan, Berut: Al Maktab al Islami, 1404 AH
17. Al Maqdasi, Maree Bin Yousaf, Qalaid al Marjan Fi Biyan al Nasikh wal Mansookh Fil Quran: 1/30, Tehqeeq: Sami Ata Hasan, Al Kuwait: Darul Quran ul Kareem,
18. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 3/42
19. Ibn ul Jaozi, Jamal ud Din Abu al Farj Abdul Rehman Bin Ali, Al Musafa Bakaf Ahl ul Rasookh Min Ilm ul Nasikh wal Mansookh: 1/12-13, Tehqeeq: Hatim Salah al Zamin, Berut: Mossa tul Risalah, 1418 AH
20. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 23/47
21. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 16/79
22. Ibn ul Jaozi, Jamal ud Din Abu al Farj Abdul Rehman Bin Ali, Al Musafa Bakaf Ahl ul Rasookh Min Ilm ul Nasikh wal Mansookh: 1/12-13, Tehqeeq: Hatim Salah al Zamin, Berut: Mossa tul Risalah, 1418 AH
23. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 1/16
24. Ibn ul Jaozi, Jamal ud Din Abu al Farj Abdul Rehman Bin Ali, Al Musafa Bakaf Ahl ul Rasookh Min Ilm ul Nasikh wal Mansookh: 1/12-13, Tehqeeq: Hatim Salah al Zamin, Berut: Mossa tul Risalah, 1418 AH
25. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 5/69
Bukhari, Muhammad Bin Ismael, Abu Abdullah, Al Jamia ul Sahih: 869. Kitab ul Azan, Bab Khrooj un Nisa Ilal Masjid Billail wal Galis
Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 6/158
26. Ibn ul Jaozi, Jamal ud Din Abu al Farj Abdul Rehman Bin Ali, Al Musafa Bakaf Ahl ul Rasookh Min Ilm ul Nasikh wal Mansookh: 1/12-13, Tehqeeq: Hatim Salah al Zamin, Berut: Mossa tul Risalah, 1418 AH
27. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 1/247
28. Tarmizi, Abu Esa Muhammad Bin Esa, Jamia Tarmizi: 2121. Abwa bul Wasaya An Rasool Lillah, Bab Maja al Wasaya tul Waris, Ibn Abi Shiba, Abu Bakar Abdullah Bin Muhammad Bin Ibrahim Bin Usman, Al Kitab ul Musanif Fil Ahadis wal Asaar: 6/208, Hadith: 30716, Mosali, Abu Yala Ahmad Bin Ali, Masnad Abi Yala: 3/78, Hadith: 1508, Al Baghwi, Muhayus Sunnah, Abu Muhamamd ul Hussain Bin Masood Bin Muhammad Bin al Fara al Shafi, Sharah ul Sunnah, 5/289
29. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 14/27

30. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 4/114
31. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 4/139
Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 2/75
32. Ibn Abi Shiba, Abu Bakar Abdullah Bin Muhammad Bin Ibrahim Bin Usman, Al Kitab ul Musanif Fil Ahadis wal Asaar: 1/85, Hadith: 947, Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 3/249
33. Al Maqri, Abu al Qasim Hibatullah Bin Salamah, Al Nasikh Wal Mansookh: 1/21, Tehqeeq: Zaheer al Shawesh, Muhammad Kanan, Berut: Al Maktab al Islami, 1404 AH
34. Al-Shaura: 214
35. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 20/7
36. Tarmizi, Abu Esa Muhammad Bin Esa, Jamia Tarmizi: 3898, Abwab ul Manaqib An Rasool Allah, Bab Fazal Abi Bin Kaab (RA)
37. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 23/47
38. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 24/9
39. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 24/9
40. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 13/244
41. Ibn Kasir, Abu Alfida Ismael Bin Umar Al Damishqi, Tafseer ul Quran ul Azeem: 8/51, Tehqeeq: Sami bin Muhammad Salamah, Berut: Dar Tayyabah, 1420 AH
42. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 6/11
43. Al Nisa: 93
44. Bukhari, Muhammad Bin Ismael, Abu Abdullah, Al Jamia ul Sahih: 4590, Kitab Tafseer ul Quran, Bab Wa Man Yaqtal Momina Mutamadan Fajazaoh Jahanum
45. Abu Muhammad Abdul Hameed Bin Hameed Bin Nasar ul Kasi, Al Muntakhib Min Masnad Abd Bin Hameed: 227, Tehqeeq: Subhi ul Badri Al Samarai, Mahmood Muhammad Khalil Al Saeedi, Al Qahirah: Maktab tul Sunnah
46. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 18/182
47. Al Lalkai, Abu al Qasim Hibatulah Bin al Hasan, Sharah Asool Aetiqad Ahl ul Sunnah wal Jamah: 6/1123, Tehqeeq: Ahmad Bin Saad Bin Hamdan Al Ghamdi, Al Saudia: Dartayyabah, 1423 AH
Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 18/183
48. Al Nisa: 48
49. Al Baqarah: 106
50. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 1/498
51. Al Baqarah: 185
52. Al Taubah: 80
53. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 18/272
54. Al Munafiqoon: 6
55. Abu Dawood Suleman Bin al Ashas, Sunan Abi Dawood: 3235, Kitab ul Janaiz, Bab Fi Ziyara til Quboor
56. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 13/244
57. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 13/244
58. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 6/11
59. Aeni, Mahmood Bin Ahmad, Alama Badurdin, Umda tul Qari Sharah Sahih Bukhari: 18/98